التبليغ

يا اهل دار الندوة تعالوا الى كلمةٍ سواءٍ بيننا وبينكم ان لا نحكّم الا القرآن۔ ولا نقبل الا ما وافق قول الرحمان۔ وهذا هو الدين القيّم ايها المتقاعسون۔ وان القرآن كتاب ختم به الهدیٰ۔ وفيه كتب قيمة وخبر ما يأتی وما مضیٰ فبای حديثٍ بعده تؤمنون۔ اعلموا ان الخير كله فی القرآن وشر الاحاديث ما خالفه فاحذروها ايها المتقون۔ وكلما خالف هدی القرآن وقصصه فاعلموا انه سقط ولا يقبله الا الفاسقون۔ وانی انا المسيح وبالحق امشی واسيح ولله أنادی واصيح واذكّركم ايام الله فهل انتم تتذكرون۔ وانی جئتكم ببينة من ربی وعلّمت ما لم تعلّموا وابصرت ما لا تبصرون۔ اتكذبوننی ولا تجيئوننی ولا تسئلون۔ ان عيسیٰ مات ولا يجيء باحياءكم فلا تكذّبوا القرآن ايها المجترؤن۔ وان كان نازلا قبل يوم القيامة كما تزعمون۔ فلِمَ انكر لما سئل عن ضلالة النصاریٰ واعتذر بعدم العلم كما انتم تدرسون۔ ولم يقل انی اعلم ما احدثوا بعدی بما رُددت الی الدنيا ورئيت ما كانوا يعملون۔ وكان الحق ان يقول رب انی رجعت الی الدنيا باذنك ولبثت فيهم الی اربعين سنة فوجدتهم بعيد وفیّ امّی وعليه يصرّون فكسرت صلبانهم واصلحت زمانهم وقتلت كثيرا منهم قد خلوا فی دين الله وهم يتضرعون۔ فاسئلوا عيسیٰ كم لم يكذب يوم القيامة ويخفی شهادة كانت عنده كانه من الذين لا يعلمون * وانی اقسم بالله انی منه فعظموا حلف الله انكنتم تتقون۔ وانی أعطيت كثيرا من الآيات وسدّ القرآن طريقا آخر من دونی فاين تفرّون۔ وقد جئت علی راس المائة كما انتم تعلمون۔ وخسف القمر والشمس فی رمضان۔ ليكونا آيتين لی من ربی الرحمان۔ ثم انزل الطاعون لعل الناس يتفكرون۔ فما لكم لا تنظرون الی آی الله او تعاف عيونكم ما تنظرون۔ ايها الناس عندی شهادة من الله فهل انتم تؤمنون۔ ايها الناس عندی شهادات من الله فهل انتم تسلمون۔ وان تعدّوا شهادات ربی لا تحصوها فاتقوا الله ايها المستعجلون۔ افكلما جاءكم رسول بما لا تهوی انفسكم ففريقا كذّبتم وفريقا تقتلون انا نُصرنا من ربنا ولا تُنصرون من الله ايها الخائنون۔ اقتلتمونی بفتاوی القتل ودعاوی رفعتموها الی الحكام ثم لا تتندمون۔ كتب الله لاغلبن انا ورسلی ولن تعجزوا الله ايها المحاربون۔ والله انی صادق ولست من الذين يختلقون۔ اتنكروننی وقد تمت عليكم الحجة الا تردون الی الله او انتم كسبيكم خالدون۔ الا تتدبرون سورة النور والتحريم والفاتحة او تكرهون قراءتها او علی انفسكم تحرّمون۔ وهذه رسالة منی اهديت لكم يا اهل الندوة لعلكم تفتحون عيونكم او تتم عليكم حجة الله ولا تعتذرون بعدها ولا تخصمون۔

وانی سمّيتها

تحفة الندوة

وانی ارسل اليكم رسلی وانظر كيف يرجعون۔

وانی ادعو الله ان يجعلها مباركة لقوم لا يستكبرون۔ رب اشهد انی بلّغت ما امرت فاكتبنی فی الذين يبلّغون رسالاتك ولا يخافون آمين ثم آمين

مطبع ضياء الاسلام قاديان ميں باهتمام حاجی حكيم فضلدين صاحب طبع هوا

تعداد جلد ۱۶۰۰

نظم میر ناصر نواب صاحب دہلوی

کشتیٔ نوح و دعوت الایمان ‏ ہے عجب اک کتاب عالیشان
تازہ ہوتا ہے اسکو پڑھکر دین ‏ اس سے بڑھتی ہے رونقِ ایمان
ہے یہ آبِ حیات سے بہتر ‏ مُردہ روحون کو بخشتی ہے جان
اِسکی تعریف سے ہون مین عاجز ‏ وصف سے اسکے لال میری زبان
گمرہون کی ہے رہنما یہ کتاب ‏ ہے ہدایت کا اسکے یہ سامان
بیکسون کی ہے تکیہ گاہ یہی ‏ لاعلاجون کا اس مین ہے درمان
ہین مضامین اسکے لاثانی ‏ ہے خدا کے رسول کا یہ نشان
اس سے کہلتے ہین دین کے عقدے ‏ غور سے گر اسے پڑہے انسان
علم آتا ہے جہل جاتا ہے ‏ دور ہوتے ہین اس سے وہم وگمان
باغ دنیا نہین یہ جنت ہے ‏ جس مین پہرتے ہین حور اور غلمان
اس مین ہین شیر و شہد کی نہرین ‏ جابجا اسمین قصر عالیشان
کشتیٔ بے نظیر ہے یہ مُفت ‏ کوئی اجرت کا یان نہیں خواہان
جس نے ہمکو عطا یہ کشتی کی ‏ ایسے ملاح پر ہین ہم قربان
یاالٰہی تو ہم کو دے توفیق ‏ کیونکہ تو ہے رحیم اور رحمان
دور ہون ہمسے نفس کے جذبات ‏ ہم سے بہاگے پرے پرے شیطان
تیرے حکمون پہ ہم چلین دن رات ‏ دل سے ہم مان لین تری فرمان
ہم سے تو خوش ہو تجہہ سے ہم راضی ‏ جسم سے جب ہمارے نکلے جان
تیرا بندہ ہے ناصر عاجز ‏ چاہتا ہے یہ تجہہ سے تیری امان
تیری رحمت کا تجہہ سے خواہان ہے ‏ فضل کا تیرے تجہہ سے ہے جویان
دور کر اس کے بوجہہ اے مولا ‏ رستہ اپنا اسپہ کر آسان
اتقیا مین اسے بہی شامل کر ‏ رحم کر رحم اسپہ ای سبحان
ڈہانک دے اسکی عیب اے ستّار ‏ کہ یہ رکہتا ہے تجہہ پہ نیک گمان
بطفیل محمد و احمد ‏ درد کا اسکے جلد کر درمان
دل سے اپنے ہے یہ غلام امام ‏ کر مدد اس کی ظاہر و پنہان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہٗ و نصلی

بہر دمے مددے از خدا ہمی آید
کجاست اہلِ بصیرت کہ چشم بکشاید

آج ۲؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ایک اشتہار مجھے ملا جو حافظ محمد یوسف پنشنر کی طرف سے میرے نام پر شائع ہوا ہے جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ میں ایک دفعہ زبانی اس بات کا اقرار کر چکا ہوں کہ جن لوگوں نے نبی یا رسول یا اور کوئی مامور من اللہ ہونیکا دعویٰ کیا تو وہ لوگ ایسے افترا کے ساتھ جس سے لوگوں کو گمراہ کرنا مقصود تھا تئیس ۲۳ برس تک (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایّامِ بعثت کا کامل زمانہ ہے) زندہ رہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور پھر حافظ صاحب اسی اشتہار میں لکھتے ہیں کہ ان کے اس قول کی تائید میں انکے ایک دوست ابو اسحاق محمد دین نام نے قطع الوتین نام ایک رسالہ بھی لکھا تھا جسمیں مدعیان کاذب کے نام معہ مدّت دعوے تاریخی کتابوں کے حوالہ سے درج ہیں ماحصل اس تمام تقریر کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حافظ صاحب کو قرآن شریف کی آیت لَوْ تَقَوَّلَ پر ایمان نہیں ہے اور نہ لانا چاہتے ہیں اور نہ آیت وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ پر ان کا عقیدہ ہے اور نہ ایسا عقیدہ رکھنا چاہتے ہیں بلکہ رسالہ قطع الوتین قرآن شریف کی ان آیتوں کو رد کر چکا ہے اور انکے نزدیک گویا یہ تمام آیتیں جیسا کہ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی۔ اور جیسا کہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ اور جیسا کہ آیت فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ یہ سب منسوخ شدہ ہیں جواب واجب العمل نہیں اور پھر ان آیتوں میں سے وہ بھی آیت ہے جسمیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ نبی بعض باتیں میری طرف بناوٹ سے منسوب کر دیتا تو میں اسے پکڑ لیتا اور اسکی رگِ جان قطع کر دیتا۔ گویا یہ تمام آیات رسالہ قطع الوتین سے رد ہو گئیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ گویا یہ تمام وعید خدا تعالیٰ

سکے جو اوپر کی تمام آیتوں میں مفتریوں کے متعلق ہیں یہ بالکل خلاف واقع باتیں ہیں اور انبیا علیہم السلام اگر نعوذ باللہ افترا کرنیوالے ہوتے تب بھی بقول حافظ صاحب ہلاک نہ کئے جاتے تو گویا خدا کی گورنمنٹ میں مفتریوں کیلئے کوئی انتظام نہیں اور وہاں ہر ایک فریب چل جاتا ہے* اور یہ امکان باقی رہتا ہے کہ اگر خدا پر کوئی نبی افترا بھی کرتا تو دنیا کی زندگی میں اسکے لئے کوئی عذاب نہ تھا گویا خدا کے قانون سے انسانی گورنمنٹ کے قانون بڑھکر ہیں کہ انمیں جھوٹی دستاویز بنانیوالے دست بدست پکڑے جاتے اور سزا پاتے ہیں اس جگہ یہ مسئلہ بھی حل ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی تکمیل تک جو تیئس برس کی مدت تھی مہلت ملنا اور مخالفانہ کوششوں سے جو ہلاک کرنے سے لئے تھیں محفوظ رہنا اور زندگی پوری کرکے خدا کے حکم کے ساتھ جانا جیسا کہ میرے لئے بھی اسی برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے جبتک میں سب کچھ پورا کرلوں یہ باتیں حافظ صاحب کی نظر میں معجزہ کے رنگ میں نہیں ہیں اور نہ ایسی پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے کوئی شخص صادق سمجھا جاتا ہے غرض کیا میں اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حافظ صاحب کے مذہب کی رو سے اس حفاظت اور عصمت الٰہی کو اپنی سچائی کی دلیل نہیں ٹھہرا سکتے بلکہ کاذب بھی اسمیں شریک ہو سکتا ہے مگر اس طرح پر تو قرآن شریف کا تمام بیان غلط ٹھہرتا ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر ایک مفتری پکڑا جائیگا ذلیل ہوگا ہلاک ہوگا اور فلاح نہیں پائیگا اور انسانی عقل بھی یہی قبول کرتی ہے کہ کذاب جو خدا کے سلسلہ کو عمداً تباہ کرنا چاہتا ہے ہلاک ہونا چاہیئے یہی بیان جابجا خدا کی پہلی کتابوں میں بھی ہے مگر حافظ صاحب کا مقولہ ہے کہ بہتوں نے جھوٹی وحی اور جھوٹی نبوت کے دعوے کئے اور ان دعووں کا سلسلہ تیس تیس برس تک جاری رکھا اور اپنی نبوتوں پر اصرار کرتے رہے اور اپنا سلسلہ جھوٹی وحی پیش کرنیکا اخیر دم تک نہ چھوڑا یہاں تک کہ اسی کفر پر مرگئے اور خدا نے انکی عمر اور کام میں برکت دی اور کوئی عذاب نہ کیا اور نہ ثابت ہو سکا کہ کبھی انہوں نے توبہ کی اور کبھی انکی توبہ ملک میں شایع ہو کر لوگوں کو ان کے دوبارہ مسلمان ہونیکی خبر ہوئی۔ اور حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ ان باتوں کا ثبوت رسالہ قطع الوتین میں بخوبی لکھا گیا ہے اور حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ میں انعام کا پانسو روپیہ لینا نہیں چاہتا بلکہ عوض یہ چاہتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ میں جو ابتداء ۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے بمقام امرتسر منعقد ہوگا جسمیں ہندوستان کے مشاہیر علماء شریک ہونگے مرزا صاحب یعنی یہ عاجز یہ اقرار لکھدیں کہ جو نظایر پیش

* [illegible]

کی گئی ہین (یعنے رسالہ قطع الوتین ہین اگر منفرر کردہ حکم کے نزدیک یعنی ندوہ کے علماء کے نزدیک محک امتحان پر پوری اُتریں یعنی ندوہ نے قبول کر لیا ہو کہ جس عمر کو ابتدا وحی سے میں نے پایا ہے اور جس انکے فسی اور پورے زور اور یقین سے خدا کی وحی پر میرا دعوی ہے اور میں نے جس طرح ہزارہا کلمات خدا تعالی کی وحی کے اپنی نسبت لکھے ہین اور دنیا مین مشتہر کئے ہین ایسا ہی اُن لوگون نے مشتہر کئے تھے اور خدا پر افترا کیا تھا پر وہ ہلاک نہوئے بلکہ میرے جیسی انکی بھی جماعت ہو گئی تو ایسی تحریر مجھے اس مجلس مین توبہ کرنی چاہئے یہ مین قبول کرتا ہون کہ ندوہ کے علماء اگر ان کو خدا نے بصیرت دی ہے اور تقوی اور انصاف بھی ہے اور پوری غور کرنے کیلئے وقت بھی ہے تو ضرور وہ بعد بیان اور حافظ صاحب کی قطع الوتین کو دیکھکر سچا فتوی دے سکتے ہین مگر مین ندوہ کے پاس اس امر سے مین آ نہین سکتا کیونکہ میرا ان لوگون پر حسن ظن نہین ہے سچی بات یہ ہے کہ مین نہ تو ان لوگون کو متقی سمجھتا ہون [ہان بندہ اگر خدا کسی کو متقی کردے تو اسکا فضل ہے] اور نہ عارف حقایق قرآن خیال کرتا ہون کیونکہ یہ امر لا یمسہ الا المطھرون پر موقوف ہے پہر مین انکا حکم بنانا کس وجہ سے منظور کرون ہان اگر چند منتخب مولوی انمین سے بطور طالب حق قادیان مین آجاوین تو مین زبانی انکو تبلیغ کر سکتا ہون ورنہ خدا کا کام چل رہا ہے کوئی مخالف اسکو روک نہین سکتا مخالف سے فتوی لینا کیا معنے رکھتا ہے ہان البتہ ہم حافظ صاحب کے اس اشتہار سے ندوہ کے لئے ایک موقع تبلیغ کا نکال لیتے ہین حافظ صاحب یاد رہے کہ جو کچھ رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیان نبوت کی نسبت بسیر پا حکایتین لکھی گئی ہین وہ حکایتین اُسوقت تک ایکذرہ قابل اعتبار نہین جبتک یہ ثابت نہو کہ مفتری لوگون نے اپنے اس دعوی پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہو سکتا ہے جبتک اُسی زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اُسی افترا اور جھوٹے دعوی نبوت پر مرے اور انکا کسی اُسوقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑہا اور نہ وہ قبرستان مسلمانون مین دفن کئے گئے اور ایسا ہی یہ حکایتین ہرگز ثابت نہین ہو سکتین جبتک یہ ثابت نہو کہ انکی تمام عمر کے مفتریات جنکو انہون نے بطور افترا خدا کا کلام قرار دیا تہا وہ اب کہان ہین اور ایسی کتاب انکی وحی کی کس کس کے پاس ہے تا اُس کتاب کو دیکھا جاوے کہ کیا کبھی انہون نے کسی قطعی یقینی وحی کا دعوی کیا اور اس بنا پر اپنے تئین ظلی طور پر یا اصلی طور پر نبی اللہ ٹہرایا ہے اور اپنی وحی کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی کے مقابل پر منجانب اللہ ہونے مین برابر سمجھا ہے تا تَقَوَّلَ کے معنی اسپر صادق آوین - حافظ صاحب کو معلوم نہین کہ تَقَوَّلَ کا حکم قطع اور یقین کے

متعلق ہے پس جیساکہ مینے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو مین سناتا ہون یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیساکہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور مین خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہون اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور مین میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے اور ہر ایک جسکو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم نہین ٹھراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے کیونکہ جس امر کو اس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اسکو رد کر دیا مین صرف یہ نہین کہتا کہ مین اگر جھوٹا ہوتا تو ہلاک کیا جاتا بلکہ مین یہ بھی کہتا ہون کہ موسی اور عیسی اور داؤد اور آنحضرت صلعم کیطرح مین سچا ہون اور میری تصدیق کیلیے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے ہین - قرآن نے میری گواہی دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گواہی دی ہے پہلے نبیون نے میرے آنیکا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن بھی میرے آنیکا زمانہ متعین کرتا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور میرے لیے آسمان نے بھی گواہی دی اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہین جو میرے لیے گواہی نہین دے چکا اور یہ جو مینے کہا کہ میرے دس ہزار نشان ہین یہ بطور کفایت لکھا گیا ورنہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ اگر ایک سفید کتاب ہزار جز کی بھی کتاب ہو اور اسمین مین اپنے دلائل صدق لکھنا چاہون تو بالیقین کہتا ہون کہ وہ کتاب ختم ہو جائیگی اور وہ دلائل ختم نہین ہونگے اللہ تعالی اپنی پاک کلام مین فرماتا ہے اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَ اِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِیْ مَنْ ہُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ یعنے اگر یہ جھوٹا ہوگا تو تمہارے دیکھتے دیکھتے تباہ ہو جائیگا اور اسکا جھوٹ ہی اسکو ہلاک کر دیگا لیکن اگر سچا ہے تو پھر بعض تم مین سے اسکی پیشگوئیون کا نشانہ بنین گے اور اسکے دیکھتے دیکھتے اس دار الفنا سے کوچ کرینگے - اب اس معیار کے رو سے جو خدا کے کلام مین ہے مجھے آزماؤ اور میری دعوی کو پرکھو کیا یہ سچ نہین ہے کہ ان مولوی صاحبون نے میرے تباہ کرنیکے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا کفر نامہ تیار کرتے کرتے ان کے پیر گھس گئے گالیون کے اشتہار شایع کرتے کرتے شیعون کو بھی پیچھے ڈالدیا میرے پر خون کے مقدمات بنائے گئے اور کئی دفعہ فوجداری الزامون کے نیچے رکھ کر مجھے عدالت تک پہنچایا گیا میری طرف آنیوالون پر وہ سختی کی گئی کہ بجز صحابہ کی اس زندگی کے جب مکہ مین تھے دنیا مین اس توہین اور تحقیر اور ایذا کی نظیر نہین پائی جاتی بعض میرے متعلقین غیر ممالک کے انہین ممالک مین قتل کئے گئے - غرض اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ میری معدوم

کرنیکے لئے اور لوگون کو میری طرف آنیسے منع کرنیکے لئے ناخنون تک زور لگایا گیا اور کوئی دقیقہ باقی نہ چہوڑا بہت سی بیحیائی کے کام بہی انہین مولویون مین سی بعض سی ظہور مین آئے میرے پر جہوٹی مخبریان بہی کیگئین اور خواہ نخواہ گورنمنٹ کو خلاف واقعہ باتون کیساتہہ اکسایا گیا مگر کچہہ خبر ہی کہ اسکا نتیجہ آخر کار کیا ہوا؟ یہ ہوا کہ مین ترقی کرتا گیا جب یہ لوگ میری تکفیر اور تکذیب کے لئے کہڑے ہوئے اور خود بخود پیشگوئیان کین کہ جلد ہم اس شخص کو نابود کر دینگے اس وقت میرے ساتہہ کوئی بڑی جماعت نہ تہی بلکہ صرف چند آدمی تہے جن کو انگلیون پر گن سکتی تہے بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ مین جب براہین احمدیہ چہپ رہی تہی مین صرف اکیلا تہا کون ثابت کرسکتا ہے کہ اسوقت میری ساتہہ کوئی ایک بہی تہا یہ وہ زمانہ تہا کہ جبکہ خدا تعالی نے پچاس سی زیادہ پیشگویون مین مجہے خبر دی تہی کہ اگرچہ تو اسوقت اکیلا ہی مگر وہ وقت آتا ہے جو تیرے ساتہہ ایک دنیا ہوگی اور پہر وہ وقت آتا ہے جو تیرا اس قدر عروج ہوگا کہ بادشاہ تیری کپڑون سی برکت ڈہونڈینگے کیونکہ تو برکت دیا جائیگا خدا پاک ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پہیلائیگا اور انہین برکت دیگا اور بڑہائیگا اور انکی عزت زمین پر قایم کریگا جبتک کہ وہ اسکی عہد پر قائم ہونگے ۔ اب دیکہو براہین احمدیہ کی ان پیشگویون کا جنکا ترجمہ لکہا گیا وہ زمانہ تہا جبکہ میری ساتہہ دنیا مین ایک بہی نہین تہا جبکہ خدا نے مجہے یہ دعا سکہلائی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ یعنے اے خدا مجہے اکیلا مت چہوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہی ۔ یہ دعا الہامی براہین مین درج ہے غرض اس وقت کے لئے تو براہین احمدیہ خود گواہی دیرہی ہے کہ مین اسوقت ایک گمنام آدمی تہا مگر آج باوجود مخالفانہ کوششون کے ایک لاکہہ سی بہی زیادہ میری جماعت مختلف مقامات مین موجود ہی پس کیا یہ معجزہ ہی یا نہین کہ میری مخالفت اور میرے گرانے مین ہر قسم کے فریب خرچ کئے منصوبے کئے مگر یہ سب مولوی اور انکے رفیق چہوٹے بڑے سبکے سب نامراد رہی اگر یہ معجزہ نہین تو پہر معجزہ کی تعریف ندوہ کے جبّہ پوش خود ہی کرین کہ کس چیز کا نام ہے ۔ اگر مین صاحب معجزہ نہین تو جہوٹا ہون ۔ اگر قرآن سی ابن مریم کی وفات ثابت نہین تو مین جہوٹا ہوں ۔ اگر حدیث معراج نے ابن مریم کو مردہ روحون مین نہین بٹہا دیا تو مین جہوٹا ہون اگر قرآن نے سورہ نور مین نہین کہا کہ اس امت کے خلیفے اسی امت مین سی ہونگے تو مین جہوٹا ہون اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہین رکہا تو مین جہوٹا ہون اے قاتی انسانو ہشیار ہو جاؤ اور سوچو کہ بجز اسکی معجزہ کیا ہوتا ہی کہ اسقدر مخالفون کے جنگ وجدل کے بعد آخر براہین احمدیہ کی وہ

پیشگوئیاں سچی نکلیں جو آج سے بائیس برس پہلے کی گئی تھیں تم ثابت نہیں کر سکتے کہ اُس زمانہ میں ایک فرد انسان بھی میرے ساتھ تھا مگر اس وقت اگر میری جماعت کے لوگ ایک جگہ آباد کئے جاویں تو میں یقین کہتا ہوں کہ وہ شہر امرتسر سے بھی کچھ زیادہ ہوگا حالانکہ براہین کے زمانہ میں جب یہ پیشگوئی کی گئی میں صرف اکیلا تھا پھر اگر مولویوں کے مزاحمت درمیان نہ ہوتی تو براہین احمدیہ کی پیشگوئی پر دوہرا رنگ نہ چڑھتا لیکن اب تو مولویوں اور انکے تابعداروں کی مخالفانہ کوششوں نے اس اعجاز پر دوہرا رنگ چڑھا دیا اور بجائے اسکے کہ حسب مضمون اِنۡ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیۡہِ کَذِبُہٗ مجھے صرف صادق ہونیکی وجہ سے اس آیت کی مقرر کردہ علامت سے بریت ملجاتی اب تو اسکے علاوہ براہین احمدیہ کی عظیم الشان پیشگوئیاں جو اس زمانہ سے بیس بائیس برس پہلے دنیا میں شایع ہو چکی ہیں وہ پوری ہو گئیں اب دوسرا جزو اس آیت کا دیکھو۔ وَاِنۡ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبۡکُمۡ بَعۡضُ الَّذِیۡ یَعِدُکُمۡ یہ معیار بھی کیسا اعجازی رنگ میں پورا ہوا خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ انی مھین من اراد اھانتک ہر ایک شخص جو تیری اہانت کریگا وہ نہیں مریگا جبتک اپنی اہانت نہ دیکھ لے۔ اب مولویوں سے پوچھو کہ انہوں نے میرے مقابل پر خدا کے حکم سے کوئی ذلت بھی دیکھی ہے یا نہیں۔ اب کون میری توہین کرنیوالا بول سکتا ہے کہ قرآن کی یہ پیشگوئی جو یصبکم بعض الذی یعدکم ہے میری تائید کیلئے ظہور میں نہیں آئی بلکہ قرآن شریف نے بعض کے لفظ سے جتلا دیا کہ وعید کی پیشگوئی کیلئے بعض کا نمونہ کافی ہے اور اس جگہ نمونے تھوڑے نہیں۔ کیا مخالفوں کی اس میں کچھ تھوڑی ذلت ہے کہ غلام دستگیر اپنی کتاب فتح رحمانی میں یعنی صفحہ ۲۷ میں میرے پر عام لفظوں میں بددعا کر کے یعنی فریقین میں سے کاذب پر بددعا کر کے خود ہی چند روز کے بعد مر گیا۔ ✝ محمد حسن نے بھی اپنی تحریر میں لعنت اللہ علی الکاذبین کا لفظ میرے مقابل پر بولا وہ کتاب پوری نہ کرنے پایا کہ سخت عذاب سے مر گیا۔ پیر مہر علی شاہ نے اپنی کتاب میں میرے مقابل پر لعنت اللہ علی الکاذبین کہا وہ معاً جرم سرقہ میں اس طرح گرفتار ہوا کہ اُس ✡ نے ساری کتاب محمد حسن مردہ کی چرالی اور کہا کہ میں نے بنائی ہے اور جھوٹھ بولا اور اس کا نام سیف چشتیائی رکھا اور پھر تیسری مصیبت یہ کہ محمد حسن مردہ نے جس قدر میری کتاب اعجاز المسیح پر جرح خیال کیا تھا وہ جرح بھی سارا غلط ثابت ہوا اس نے ابھی نظر ثانی نہیں کی تھی کہ وہ مر گیا اس نادان نے جو عربی سے بے بہرہ ہے اُس تمام جرح کو سچ سمجھ لیا۔ اب بتلاؤ کہ یہ بھی ایک قسم کی موت ہے یا نہیں کہ کتاب کا مسودہ چرایا اور وہ چوری پکڑی گئی اور پھر گدی نشین ہو کر صریح جھوٹھ بولا کہ یہ کتاب میں نے بنائی ہے اور پھر جو کچھ چرایا وہ بھی غلطیاں تھیں کہ

اور ہزارہا اہل فضل و کمال میرے ساتھ ہو گئے

✝ دیکھو کہ کیا یہ معجزہ نہیں کہ جس مولوی نے مکّہ کے بعض نادان ملاؤں سے میرے پر فتویٰ کفر کا لکھوایا تھا وہ مباہلہ کر کے خود ہی مر گیا۔ منہ

✡ مہر علی نے محمد حسن مردہ کی نکتہ چینی پر بھروسہ کر کے یہ جاہلانہ الزام میرے پر لگایا کہ عرب کی بعض مشہور مثالیں یا فقرے جو مقامات حریری وغیرہ سے ہی نقل کئے ہیں وہ بطور اقتباس میری کتاب میں ہی پائے جاتے ہیں جو دو تین سطر سے زیادہ نہیں گویا اس نادان کی نظر میں یہ چوری ہوئی سو اسقدر ضرور تھا کہ وہ پیشگوئی اپنا چہرہ دکھلاتی کہ انی مھین من اراد اھانتک لہذا وہ ایک ساری کی ساری کتاب کا چور ثابت ہوا اور جھوٹ بولا اور غلط نکتہ چینی کی پیروی کی اور متنبہ نہ ہو سکا کہ یہ غلط ہے اس طرح وہ تین سنگین جرموں میں پکڑا گیا کیا یہ معجزہ نہیں۔ منہ

گویا بچا بھی گیا اس عذاب سے عذاب جہنم زیادہ ہے۔ ❀

پھر حافظ صاحب کی خدمت میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ میری توبہ کیلئے یہ صرف اتنا کافی نہ ہوگا کہ بفرض محال کوئی کتاب الہامی مدعی نبوۃ کی نکل آوے جسکو وہ قرآن شریف کی طرح (جیسا کہ میرا دعوی ہے) خدا کی ایسی وحی کہتا ہو جسکی صفت میں لاریب فیہ ہے جیسا کہ میں کہتا ہوں اور پھر یہ بھی ثابت ہو جاوے کہ وہ بغیر توبہ کے مرا اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اسکو دفن کیا اور کسی عذاب سے ہلاک نہ ہوا تو صرف اسی قدر سے کوئی کاذب مدعی نبوت میرے برابر نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ میری تائید میں معجزات بھی ہیں اور یا ایں ہمہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر حافظ صاحب کوشش کرتے کرتے دنیا سے رخصت بھی ہو جائیں یا کسی اور ابو اسحاق محمد دین سے ایک اور نہرا رسالہ قطع الوتین کا تصنیف بھی کرالیں اور گو ایسا شخص اپنے لئے خودکشی پسند کرکے قطع الوتین بھی کرے مگر یہی حافظ صاحب کے نصیب ہوگا کہ جس طرح میں قریباً تیئس ۲۳ برس سے اپنی وحی برابر آ چکے دنیا تک شایع کر رہا ہوں اسیطرح اسکی مسلسل تیئس برس کی وحی کا مجموعہ پیش کر سکیں جسپر اسنے میری طرح قسم کھا کر بیان کیا ہو کہ یہ وحی یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام ہے اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو جیسا کہ میں اپنی کتابوں میں یہی الفاظ اپنی نسبت لکھ چکا ہوں۔ یہ تو ایک ادنیٰ درجہ کی بات ہے کہ جھوٹوں کیسا تھ میرا موازنہ کیا جائے مگر میں تو اس سے بڑھکر اپنا ثبوت رکھتا ہوں کہ ہزارہا معجزات ابتک ظاہر ہو چکے ہیں جنکے ہزارہا گواہ ہیں اور قرآن شریف میرا مصدق ہے کیا یہ میرا حق نہیں ہے کہ مقابلہ کیوقت ان ثبوتوں کو کسی کاذب پیش کردہ کی نسبت آپ سے طلب کروں پہلا ابتلا میں کہ میرے بغیر کس کیلئے بموجب حدیث دارقطنی کے **کسوف خسوف** ہوا کس کے لئے بموجب احادیث صحیحہ کے **طاعون** پڑی کس کیلئے ستارہ **ذوالسنین** نکلا۔ کس کے لئے **لیکھرام** وغیرہ کے نشان ظاہر ہوئے۔ لیکن **ندوۃ العلما** اگر اپنے تئیں اسم بامسمی کرنا چاہے تو اب اسکی اپنی ذاتی ہدائت کیلئے خواہ حافظ صاحب اس سے کچھ حصہ لیں یا نہ لیں اسقدر بھی کافی ہوسکتا ہے کہ حافظ صاحب سے تو ایسے **مدعیان نبوت** کا حلفاً ثبوت مانگے جنکی وحی کاذب کا قرآن شریف کیطرح تیئس ۲۳ برس تک برابر سلسلہ جاری رہا اور ان سے ثبوت مانگے کہ کہاں انہوں نے قسم کے ساتھ بیان کیا کہ ہم درحقیقت نبی ہیں اور ہماری وحی قرآن کی طرح قطعی یقینی ہے اور یہ بھی ثبوت مانگے کہ کیا وہ لوگ اس زمانہ کے مولویوں کے فتوے سے کافر ٹھہرائے گئے تھے یا نہیں اور اگر نہیں ٹھہرائے گئے تو اسکی کیا وجہ۔ کیا ایسے مولوی فاسق فاجر تھے یا نہیں جنہوں نے دین میں ایسی لاپروائی ظاہر کی اور یہ بھی ثبوت مانگے کہ ایسے لوگ کن قبروں میں دفن کئے گئے کیا مسلمانوں کی قبروں میں یا علیحدہ اور اسلامی سلطنت میں قتل ہوئی یا امن سے عمر گذاری

+ [illegible]

حافظ صاحب سے تو یہ ثبوت طلب کیا جائے اور پہر میرے معجزات اور دیگر دلائل نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے طلب **ثبوت** کے لئے بعض **منتخب علما ندوہ** کے قادیان مین آوین اور مجہہ سے معجزات اور دلائل یعنی نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا ثبوت لین پہر اگر سنت انبیاء علیہم السلام کے مطابق مینے پورا ثبوت نہ دیا تو مین راضی ہون کہ میری کتابین جلائی جائین لیکن اس قدر محنت اُٹہانا بڑے یا خدا کا کام ہے **ندوہ** کو کیا ضرورت جو اس قدر سر درد اٹہاوے اور کونسا **فکر آخرت** ہے **تا خدا** سے ڈرے مگر ندوہ کے علماء ایک ایک کرکے یاد رکہین کہ وہ ہمیشہ اس **دنیا** مین نہین رہ سکتے موتین لگ رہی ہین اور جس **لہو ولعب** مین وہ مشغول ہو رہے ہین جسکا نام وہ **دین** رکہتے ہین خدا آسمان پر دیکہہ رہا ہے اور جانتا ہے کہ وہ **دین** نہین ہے وہ ایک **چہلکے** پر راضی ہین اور **مغز** سے بیخبر ہین یہ اسلام کی خیر خواہی نہین بلکہ بدخواہی ہے **کاش** اگر انکی آنکہین ہوتین تو وہ سمجہتے کہ دنیا مین بڑا گناہ کیا گیا کہ خدا کے **مسیح** کو رد کر دیا گیا اس بات کا ہر ایک کو مرنیکے بعد پتہ لگیگا اور حافظ صاحب مجہے ڈراتے ہین کہ تم اگر امرتسر مین نہ آئے تو اپنے دعوی مین تمام دنیا مین کاذب سمجہے جاؤگے **اے حافظ** صاحب! دنیا کس کی ہے خدا کی یا آپ کی آپ لوگ تو اب بہی مجہے کاذب ہی سمجہہ رہے ہین اسکے بعد اور کیا سمجہینگے آپ کی دنیا کی ہین کیا پڑا ہر ایک نفس میری خدا کی قدمون کے نیچے ہے اے بدا اندیش حافظ مین تجہے کیا خبر کہ کس قدر خدا کی تائید میری ترقی کر رہی ہے حافظ اگر مر بہی جائے تو یہ ترقی رک نہین سکتی کیونکہ خدا کے ہاتہہ سے اور خدا کے وعدہ کے موافق ہے نہ انسان کے ہاتہہ سے خدا نے میری جماعت سے پنجاب اور ہندوستان کے شہرون کو بہر دیا چند سال مین ایک لاکہہ سے بہی زیادہ اشخاص نے میری بیعت کی کیا ابہی آپ نہین سمجہتے کہ آسمان پر کس کی تائید ہو رہی ہے میری خیال مین تو دس ہزار کے قریب تو طاعون کے ذریعہ سے ہی میری جماعت مین داخل ہوئے اور مین یقین کہتا ہون کہ تہوڑی دنون مین میری جماعت سے زمین بہر جائیگی۔ اے حافظ صاحب! کیا آپ وہی حافظ صاحب نہین جنہون نے مجہکو بلا واسطہ دیگرے کہا تہا کہ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کہتے تہے کہ قادیان پر ایک **نور نازل** ہوا جس سے میری اولاد محروم رہ گئی افسوس آپ نے قبر مین عبداللہ صاحب کو دکہہ دیا کیا انکے قول کے مخالف یہ طریق خلاف آپ کو لازم تہا۔ پہر کیا میان محمد یعقوب آپ کے حقیقی بہائی نہین ہین آنسو ہی تو ذرا پوچہہ لیا ہوتا وہ تو فرمایا دس برس سے

ہی نازل ہوگا

دہائی دے رہے ہین کہ انکو بہی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی نے قادیان کا ہی حوالہ دیا تہا کہ نور قادیان مین اور وہ غلام احمد ہے اور انہون نے خبر دی ہے کہ وہ اب تک اس گواہی پر قائم ہین اور انکا خط موجود۔ پہر آپ حافظ کہلا کر حقیقی حافظ

ہ پر توکل نہین کہتے قوم کے ڈر سے جہوٹ بولتے ہین۔ مین سوچ مین ہون کہ عبداللہ صاحب کے کیسے مکاشفات تہے جو ان کے ساتہہ ہی خاک مین ملگئے آپ جیسے انکے بڑے خلیفہ نے بہی انکا قدر نہ کیا۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔

المؤلف مرزا غلام احمد قادیانی

۴ر اکتوبر ۱۹۰۲ء

تمام مسلمانوں اور تمام سچائی کے بھوکوں اور پیاسوں کیلئے ایک بڑی خوشخبری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنکی خارق عادت زندگی اور خلاف نصوص قرآنیہ مع جسم آسمان پر چلے جانا اور باوجود وفات یافتہ نہ ہونیکے پہر وفات یافتہ نبیون کی روحون مین جو ایک تنگ سی بہشت مین داخل ہو چکے داخل ہو جانا یہ تمام ایسی باتین نہین کہ درحقیقت سچے مذہب کے لئے ایک داغ تہا اور نیز مدت دراز سے مغربی مخلوق پرستون کا موحدین اہل اسلام کے ذمہ ایک قرضہ چلا آتا تہا اور نادان مسلمانون نے بہی اس قرضہ کا اقرار کرکے اپنے ذمہ ایک بڑی سودی رقم عیسائیون کی بڑہا دی تہی جسکی وجہ سے کئی لاکہہ مسلمان اس ملک ہند مین ارتداد کا جامہ پہنکر عیسائیون کے ہاتہہ مین گرو پڑ گئے تہے اور کوئی صورت ادائے قرضہ نظر نہ آتی تہی۔ جب عیسائی کہا کرتے تہے کہ ربنا یسوع مسیح آسمان پر زندہ مع جسم چڑہ گیا بڑی طاقت دکہلائی خدا جو تہا مگر تمہارا نبی تو ہجرت کرنیکے بعد مدینہ تک بہی پرواز کرکے نہ جاسکا غار ثور مین ہی تین دن تک چہپا رہا آخر بڑی مشکل سے مدینہ تک پہنچا اور پہر بہی عمر نے وفا نہ کی دس برس کے بعد فوت ہو گیا اور اب وہ قبر مین اور زیر زمین ہے مگر یسوع مسیح زندہ آسمان پر ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا اور وہی دوبارہ آسمان سے اُتر کر دنیا کا انصاف کریگا ہر ایک جو اُسکو خدا نہین جانتا وہ پکڑا جائیگا اور آگ مین ڈالا جائیگا **اسکا جواب** مسلمانون کو کچہہ بہی نہین آتا تہا نہایت شرمندہ اور ذلیل ہوتے تہے اب **یسوع مسیح** کی خوب خدائی **ظاہر** ہوئی آسمان پر چڑہنے کا سارا **بہانڈا پہوٹ** گیا

اوّل تو ہزار نسخہ سے زیادہ ایسی طبی کتابین جنکو پرانے زمانہ مین رومیون یونانیون مجوسیون عیسائیون اور سب کے بعد مسلمانون نے بہی ان کا ترجمہ کیا تہا پیدا ہو گئین جن مین ایک نسخہ مرہم عیسیٰ کا لکہا ہے اور ان کتابون مین بیان کیا گیا ہے کہ یہ مرہم حضرت عیسیٰ کیلئے یعنی انکے صلیبی زخمون کے لئے بنائی گئی تہی۔ ازان بعد کشمیر مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بہی پیدا ہو گئی۔ پہر اسکے بعد عربی اور فارسی مین پورانی کتابین پیدا ہو گئین جو بعض ان مین سے ہزار برس کی تصنیف ہین

اور حضرت عیسیٰ کی وفات کی گواہی دیتی اور قبرا نکی کشمیر مین بتلاتی ہین اور پہر سب کے بعد جو آج ہمین خبر ملی یہ تو ایک ایسی خبر ہے کہ گویا آج اُس نے مسلمانون کے لئے **عید کا دن** چڑہا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حال مین بمقام یروشلم پطرس حواری کا دستخطی ایک کاغذ پرانی عبرانی مین لکہا ہوا دستیاب ہوا ہے جسکو کتاب کشتی نوح کے ساتہہ شامل کیا گیا ہے اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس بعد اسی زمین پر **فوت** ہو گئے تہے اور وہ کاغذ ایک عیسائی کمپنی نے **اڑہائی لاکہہ روپیہ دے کر خرید لیا ہے** کیونکہ یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ وہ پطرس کی تحریر ہے اور ظاہر ہے کہ اس قدر ثبوتون کے جمع ہونے کے بعد جو زبردست شہادتین ہین پہر اس بیہودہ اعتقاد پر جو عیسیٰ زندہ ہے باز نہ آنا ایک دیوانگی ہے امور محسوسہ مشہودہ سے انکار نہین ہو سکتا سو **مسلمانون تمہین مبارک ہو آج تمہارے لئے عید** کا دن ہے اُن پہلے جہوٹے عقاید کو دفع کرو اور اب قرآن کے مطابق اپنا عقیدہ بناؤ۔ مگر یہ کہ یہ آخری شہادت حضرت عیسیٰ کے سب سے بزرگتر حواری کی شہادت ہے یہ وہ حواری ہے کہ اپنی تحریر مین جو برآمد ہوئی ہے خود اس شہادت کیلئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے کہ مین ابن مریم کا خادم ہون اور اب مین نوّے ۹۰ سال کی عمر مین یہ خط لکہتا ہون جبکہ مریم کے بیٹے کو مرے ہوئے تین سال گذر چکے ہین لیکن تاریخ سے یہ امر ثابت شدہ ہے اور بڑے بڑے مسیحی علما اس امر کو تسلیم کرتے ہین کہ پطرس اور حضرت عیسیٰ کی پیدایش قریب قریب وقت مین تہی اور واقعہ صلیب کے وقت حضرت عیسیٰ کی عمر قریباً ۳۳ سال اور حضرت پطرس کی عمر اسوقت تیس چالیس سال کے درمیان تہی (دیکہو کتاب سمتہس ڈکشنری جلد ۳ صفحہ ۲۴۴۶ و ہوٹی ٹیولس نیو ٹیسٹمنٹ ہسٹری و دیگر کتب تاریخ) اور اس خط کے متعلق اکابر علماء مذہب عیسوی نے بہت تحقیقات کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ صحیح ہے اور اسکے لئے بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے اور جیسا کہ ہم لکہہ چکے ہین ایسی عزت سے یہ تحریر دیکہی گئی ہے کہ ایک رقم کثیر اسکے عوض مین وارثان اُس مقدس راہب کو دیگئی ہے جسکے کتب خانہ سے بعد وفات یہ کاغذ برآمد ہوا اور ہمارے نزدیک اس کاغذ کی صحت پر ایک اور قوی دلیل ہے کہ ایسے شخص کے کتب خانہ سے یہ کاغذ نکلا ہے جو رومن کیتہلک عقیدہ رکہتا تہا اور نہ صرف حضرت عیسیٰ کی خدائی کا قایل تہا بلکہ حضرت مریم کی خدائی کا بہی قایل تہا یہ کاغذات اوس نے محض ایک پرانے تبرکات مین رکہی ہوئی تہے اور چونکہ وہ پرانی عبرانی تہی اور طرز تحریر بہی پورانی تہی اِسلئے وہ اسکے مضمون سے محض نا آشنا تہا یہ **ایک نشان** ہے۔ ماسوا اس نئی شہادت کے جو حضرت پطرس کے خط مین سے نکلی ہے ...

الموٴلف میرزا غلام احمد قادیانی - ۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

متقدمین مین سے بہی عیسائیون کے بعض فرقے خود اس بات کے قایل ہین کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر سے ایک سخت کی سی سخت بیہوشی مین اُتارے گئے تہے اور ایک غار کے اندر تین دن کے علاج معالجہ سے تندرست ہو کر کسی اور طرف چلے گئے جہان مدت تک زندہ رہے ان عقائد کا ذکر انگریزی کتابون مین مفصل درج ہے جنمین سے کتاب نیو لایف آف جیزس مصنفہ سٹراس اور کتاب ماڈرن ڈوٹ اینڈ کرسچن بیلیف اور کتاب سوپر نیچرل ریلیجن کی کی عبارتین ہمنے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ مین درج کی ہین